

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 137

Track 1

Time 55:00

شب قدر لیلۃ القدر کیا ہے؟ انسان اور اللہ کے درمیان روزہ کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے

... بسم اللہ

... شہر رمضان الذی ... ہدی للناس ... بینۃ من

الحمد للہ... اللہ کے فضل و کرم اور مہربانی سے رمضان شریف کامیاب ہو گیا۔ خیر و خوبی گزر گیا اور اللہ کا بڑا ہی انعام اور شکر ہے کہ اس نے ہم جیسے ناکار اور کمزور بندوں کو روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بلاشبہ یہ اللہ کی دی ہوئی توفیق ہے کہ انسان اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اپنے رب کے لئے کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کے لئے صرف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ بھی فرمایا ہے کہ میں روزہ کی جزا خود ہوں۔ یعنی انسان جو بھی اعمال کرتا ہے اس اعمال کی جزا میں اس کو نیکیاں ملتی ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ جنت ملتی ہے لیکن روزہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ جب بند رکھتا ہے تو اس کی جزا میں خود ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ روزہ رکھنے والے سے اللہ اتنے قریب ہو جاتا ہے کہ وہ بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر انعام و اکرام کیا، اللہ تعالیٰ مجھ سے قریب ہو گئے اور مجھ سے اپنے سے قریب کر لیا۔ جزا میں ہوں کا مطلب یہ کہ روزہ رکھنے والے کو میں مل جاتا ہوں۔ دوسری نیکیاں کرنے سے آدمی کو جنت ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ لیکن روزہ ایک ایسی نیکی ہے، ایسا عمل ہے کہ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بندہ کو خود مل جاتا ہے۔ اس کی ایسی مثال ہے کہ ایک بادشاہ کے ہوتا ہے کہ کسی کو گاؤں دے دیتا ہے۔ کسی کو محل دے دیتا ہے۔ لیکن وہی بادشاہ کسی کو اپنے محل میں اپنے ساتھ رکھ لیتا ہے۔ یہ بہت بڑا فرق ہے۔ بادشاہ نے محل دے دیا۔ بادشاہ نے گاؤں دے دیئے۔ لیکن وہ بادشاہ سے قریب اسے حاصل نہیں ہوئی۔ دوسرا بندہ جو اس کو محل تو نہیں ملا یا اس کو کوئی گاؤں تو نہیں دئے گئے۔ لیکن بادشاہ نے اسے اپنے قریب کر لیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جتنے بھی ملک ہیں، جتنے بھی گاؤں ہیں، جتنے بھی شہر ہیں وہ سب اس کی ملکیت میں آگئے۔ اس لئے کہ بادشاہ نے اسے اپنے سے قریب کر لیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمانا ہے کہ روزہ کی جزا میں خود ہوں۔ اچھا یہ روزہ کیا ہے؟ اب تو اگلے سال ہی آپ روزہ

رکھیں گے روزہ کیا؟ یہ بڑے سوچنے کی بات ہے کہ اتنی بڑی جزا ہے اس کی روزہ کی کہ اللہ مل جاتا ہے روزہ کیا؟ بظاہر تو دیکھئے روزہ کا مطلب یہ ہے کہ صبح کو آپ اٹھیں سحری کھائیں، سارے دن بھوک پیاسہ رہیں یہ سارے دن بھوک پیاسہ کو برداشت کر کے غروب آفتاب کے وقت افطار کر لیں یہی روزہ ہے ناں؟ لیکن اس کی جب آپ معافی پر غور کریں گے اس کی گہرائی میں جائیں گے سب سے پہلے آپ کے ذہن میں یہ بات آئے گی کہ میں رات کو سونے کا وقت تھا میرا آرام کا وقت تھا اس وقت تو بہت گہری نیند آتی ہے ناں میں نہ اللہ کے لئے نیند کو ایک طرف رکھ دیا نیند میں نہ چھوڑ دی اور اللہ کے لئے میں اٹھ کھڑا ہوا اس کا کیا مطلب ہوا کہ آپ کی محبوب ترین شئے نیند اس کو آپ نہ اللہ کے لئے ترک کر دیا، چھوڑ دیا آپ نہ سحر کھالی سحر کھا کہ آپ نہ اپنا منہ بند کر لیا گرمی ہو، سردی ہو، خشکی ہو، جو بھی ہو آپ افطار کے وقت تک کچھ کھا تے پیتے نہیں ہیں اس کا مطلب ہے کہ آپ نہ جو زندگی کی بنیادی چیزیں ہیں، بھوک پیاسہ وہ بھی اللہ کے لئے چھوڑ دیا پھر بہت سارے جائز کام اللہ نہ منع کر دیتے آپ نہ وہ بھی چھوڑ دیتے بھئی یہ روزہ میں ہم نہیں کر سکتے یہ روزہ کہ بعد کریں گے غصہ چھوڑ دیا اس لئے غصہ چھوڑ دیا کہ غصہ اگر ہم کریں گے تو روزہ خراب ہو جائے گا یعنی آپ نہ اپنے اوپر کنٹرول حاصل کیا اپنے آپ کو ایسی صورت میں رکھا کہ جس صورت میں آپ نہ خود کو اللہ کے سپرد کیا اب مختصر اس کو ہم یہ کہیں گے روزہ کیا ہے؟ روزہ ترک کا پروگرام ہے روزہ اپنے حواس میں رہتے ہوئے اپنی خواہشات کو اللہ کے لئے چھوڑ دینے کا نام ہے روزہ ترکیب نفس کا نام ہے مثلاً آپ سب جانتے ہیں کہ روزہ میں غصہ اگر کریں گے تو روزہ خراب ہو جائے گا تو جب آپ نہ اللہ کے لئے ترک کیا ہے اپنے جو واقعی محبوب ترین اشیاء تھیں انہیں چھوڑ دیا اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں میرے بندے تو نہ جو میرے لئے وہ ساری چیزیں چھوڑ دی جو میں نہ تیرے لئے جائز کی تھی تو اب میں اپنے آپ کو تجھ سے قریب کرتا ہوں اور تو میرا ہے میں تیرا ہوں اس لئے کہ اس نہ وہ ساری چیزیں چھوڑ دی ہے بھئی کھانا جائز ہے ضروری ہے پینا اور دنیاوی دوسرے کام وہ بھی ایسے بھی عبادت کے لئے زیادہ وقت ملتا ہے رات کو آدمی سحری سے پہلے آپ تہجد پڑھتے ہیں اس میں وقت لگتا ہے یعنی نیند بھی آٹومیٹیکلی کم ہو جاتی ہے اس میں تو روزہ کیا ہے روزہ اللہ کے لئے ترک کرنا یعنی اپنے آپ کو اپنی خواہشات کو، اپنے حواس کو اللہ کے تابع کر دینا جب آپ نہ اللہ کے تابع کر دیا اپنے آپ کو خود کو ظاہر ہے اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہوں گے روزہ کی جزا میں ... دیکھیں بہت بڑی بات ہے اس میں آپ لوگ اپنے گھروں میں جاکر بھی تذکرے کریں اس بات کا اور یہ بات دہرائیں اور سوچیں کہ یہ کیا بات کردی اللہ نہ کہ روزہ کی جزا میں ہوں سارے اعمال کے بارے میں تو اللہ کے لئے ہیں کہ جنت ملے گی یا اللہ معاف کرے دوزخ کا تذکرہ ہے کہ لوگ دوزخ میں جائیں گے لیکن روزہ کے بارے میں اللہ یہ کہہ رہا ہے کہ روزہ کی جزا میں خود ہوں اور وہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ

بندہ اللہ کے لئے خود کو وقف کر دیتا ہے وہ کہتا ہے بھئی اللہ نے منع کر دیا ہے
 اب سحر کے بعد سے افطار تک کھانا نہیں کھانا ہے بھئی کھانا تو کوئی ناجائز
 بات تھوڑا سی ہے وہ کہتا ہے جی اللہ نے منع کر دیا ہے اب پانی نہیں پینا ہے اور
 بھئی ایک گھونٹ پی لو کوئی دیکھ تھوڑی رہا ہے بھئی جاکر غسل خانہ میں
 کلی کے ہانڈے پی لو نا اللہ نے منع کر دیا ہے پانی نہیں پینا گلا خشک ہے اور
 ہونے دو تو یہ سب کیا ہے؟ یہ سب یہ ہے کہ آپ نے اپنے جذبات و احساسات کو
 اللہ کے لئے وقف کر دیا ہے جب آپ نے اللہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے تو
 اللہ کہتا ہے جاؤ اب میں نے تمہیں اپنے لئے وقف کر دیا ہے تم آ جاؤ بس اب تم
 میرے ہو پھر رمضان شریف میں شب قدر کا ایک پروگرام ہے جو آج الحمد
 للہ آپ لوگوں نے کیا اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائیں اور اس کی جو برکات
 ہیں اس کی جو انوار تجلیات ہیں اللہ تعالیٰ سارے سال آپ کو اس سے مستفیض
 رکھے اور یہ آپ کے کام آئے ہیں دوسرا پروگرام رمضان میں شب قدر ہے یہ
 بھی آپ سمجھیں کہ شب قدر کیا ہے؟ عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے اور کہا
 جاتا ہے کہ شب قدر تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں شب میں
 ہوتی ہے اور ان تاریخوں میں سے کوئی ایک تاریخ بھی اگر شب قدر کی ہے تو
 اس میں اللہ کے حکم سے فرشتے آسمانوں سے زمین پر اترتے ہیں حضرت
 جبرئیل علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور کچھ اللہ کے نیک بندے ایسے ہوتے ہیں
 جن کا ذہن اللہ کے لئے مرکوز ہو جاتا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام ان سے
 مصافحہ بھی کرتے ہیں اور ان کے لئے دعا بھی کرتے ہیں یہ سب کو پتہ ہے یہ
 بات لیکن اس کی ایک روحانی حکمت ہے ایک اس کا روحانی فارمولا ہے جو
 روحانی لوگ علم سینہ کے طور پر اپنے شاگردوں کو بتاتے رہے کتابوں میں یہ
 بات نہیں ملتی اس کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ یہ لوگوں کا شعور اتنا طاقتور
 نہیں تھا کہ وہ مثلاً اب وہ ہمارے والد صاحب اللہ ان کی مغفرت فرمائیں سب
 کے والدین کی اللہ مغفرت فرمائیں ان سے اگر یہ کہا جائے کہ کمپیوٹر کوئی
 چیز ہے تو ان کی سمجھ میں نہ آتا اس لئے کہ انہوں نے دیکھا ہی نہیں ان کا
 ذہن ہی نہیں اتنا بڑا اور آج کا چھ سال کا بچہ کمپیوٹر گیم کھیلتا ہے تو کوئی
 بات اس وقت کہی جاتی ہے جب آدمی کے اندر شعوری سکت بڑھ جاتی ہے
 اس کی سمجھ جو ہے وہ اتنی زیادہ ہو جائے کہ وہ اس بات کو سمجھ سکے اور
 اگر اس کی سمجھ ہی نہیں ہے اس کو آپ اعلیٰ سے اعلیٰ بات بتادیں تو بیکار
 ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے ایک کسان ہے حضور قلندر بابا فرمایا کرتے
 تھے کہ ایک کسان چالیس سال اس کی عمر ہے وہ اپنی زمینداری سے
 کبھی نکلا ہی نہیں باہر اس نے کبھی شہر ہی نہیں دیکھا بجلي نہیں دیکھی
 ریل بھی نہیں دیکھی اب کوئی صاحب اس کے پاس جائیں اور جاکے اسے ایٹم بم
 کا فارمولا بتانا شروع کر دیں تو وہ کسان بیچارہ باؤلوں کی طرح دیکھ گا کیا
 کہے رہا ہے اردو میں بولا گا لیکن اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آئے گا اب
 اس کسان سے آپ زمین کے بارے میں بات کریں وہ کہے گا ہاں جی زمین کے تو

کئی رنگ ہوتے ہیں کالی بھی ہوتی ہے، پیلی بھی ہوتی ہے، سرخ بھی ہوتی ہے، بھوری بھی ہوتی ہے، مٹیالی بھی ہوتی ہے، چکنی بھی ہوتی ہے زمین ایسی بھی ہوتی ہے جس میں بحری ملى ہوئی ہوتی ہے، ریت ملا ہوا ہوتا ہے کیوں یہ بات بتادے گا؟ اسلئے کہ کسان کا ماحول ہے جس ماحول میں وہ رہا اس کے بارے میں وہ بات کرسکتا ہے تو پرانے بزرگوں نے یہ باتیں میرا خیال ہے اسی لئے ظاہر نہیں کیں کہ اب سے پہلے انسانی شعور اتنا زیادہ نہیں تھا جتنا آج ہے حضور قلندر بابا اولیاء کی ڈیوٹی لگی ہے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو حکم دیا کہ اب زمانہ کے مطابق بات کرنی ہے جتنا انسانی شعور بالغ ہو گیا ہے جتنی انسانی شعور میں سکت پیدا ہو گئی ہے اب اس کے مطابق بات کرنی ہے حضور قلندر بابا نے اس مشن کو الحمد للہ پھیلایا، چلایا کتاب لوح و قلم لکھی تو اب یہ شعوری بات ہے کہ شب قدر کیا ہے میں پتہ ہونا چاہئے سمجھنا چاہئے کہ اب شب قدر میں لوگوں نے ... اللہ تعالیٰ نے روز کے بارے میں تو کہہ دیا کہ روز کی جزا میں خود ہوں شب قدر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں کہ اس میں آسمان سے فرشتے اترتے ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام اترتے ہیں سلامتی کی دعا کرتے ہیں سوال ہے کہ شب قدر کے علاوہ دوسری راتوں کے بارے میں کیوں نہیں بتایا گیا کہ فرشتے اترتے ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام آج رات نمازیوں سے اور عبادت گزار بندوں سے مصافحہ کرتے ہیں اس کا مطلب ہے ہوا کے شب قدر ایک مخصوص رات ہے ایک یہ بتایا گیا شب قدر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ... ان انزلنا فی لیلۃ القدر ... کہ ہم نے قرآن کریم کو لیلۃ القدر میں نازل کیا لیلۃ القدر تو ایک ہوئی رمضان میں سمجھیں ایک ہی ہے ناں ... تئیس، پچیس، ستائیس، انتیس قرآن تو تئیس سال تک نازل ہوتا رہا اس کا کیا مطلب ہوا کہ ہم نے لیلۃ القدر میں قرآن نازل کیا قرآن تو بھئی تئیس سال مسلسل مکہ میں، مدینہ میں، دن رات، دوپہر، آدھی رات کو جب بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیج دیا قرآن نازل ہو گیا جنگل میں، بیابان میں، گھر میں، مسجد میں، خیمہ میں، کہیں بھی اور تئیس سال نازل ہوتا رہا اس کا کیا مطلب ہوا کہ ہم نے شب قدر میں قرآن کو نازل کیا سوچنے کی بات ہے یا نہیں؟ کیوں بھئی؟ آپ لوگوں کو نیند تو نہیں آرہی؟ دیکھئے یہ سوچنے کی بات ہے یا نہیں بھئی؟ اللہ کہتے ہیں ہم نے لیلۃ القدر میں قرآن کو نازل کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان برحق ہے اس میں تو کوئی آدمی چون چرا کر ہی نہیں سکتا لیکن قرآن کریم کا نزول یہ بتا رہا ہے کہ تئیس سال میں قرآن نازل ہوا قرآن کریم کا نزول یہ بھی بتا رہا ہے کہ دن میں بھی نازل ہوا، دوپہر میں بھی ہوا، صبح میں بھی ہوا، عصر کے وقت بھی ہوا، عشاء کے بعد بھی ہوا، فجر کے وقت بھی ہوا اب دو باتیں ہمارے سامنے ہیں جس پر ہمیں غور کرنا ہے ایک تو ہے کہ لیلۃ القدر کیا ہے دوسری ہے کہ لیلۃ القدر کی وہ کونسی خصوصیات ہیں جن میں فرشتے بھی نازل ہوئے اور ہوتے ہیں اور قرآن بھی نازل ہوا جو

کوچکا اس لئے کہ پیغمبری ختم ہو چکی۔ اسی آیت میں اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ... ان انزلہ فی لیلۃ القدر ... لیلۃ القدر کیا ہے؟ خود ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں کہ کیا ہے لیلۃ القدر؟ خیر من الف شہر ... خیر معنی ہوتا ہے بتر ... بتر ہے الف معنی ہزار ہے شہر معنی مہینہ ہے بھئی شہر رمضان ... رمضان کا مہینہ شہر کہتے ہیں مہینہ کو الف کہتے ہیں ہزار کو خیر کہتے ہیں بتر کو خیر من الف شہر ... لیلۃ القدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے افضل ہے بتر بڑی ہے تنزل الملائکۃ والروح ... اور لیلۃ القدر کی تعریف یہ ہے ، خصوصیت یہ کہ اس میں فرشتے اترتے ہیں ... والروح ہے تنزل ... نازل ہوتے ہیں ملائکہ ... ملائکہ والروح ... روح کہتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام اور روحوں کو فیہ باذن ربہم من کل امر سلام ... یہ رات امن اور سلامتی کی رات ہے بھئی راتیں تو ساری امن سلامتی کی راتیں ہیں لیکن لیلۃ القدر امن اور سلامتی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو اشارے کیا تو ضرور اس میں جو عام امن اور سلامتی کی اس سے کچھ بتر شے ہے ہی حتیٰ مطلع الفجر ... اور یہ رات امن جو ہے فرشتوں کا اترنا اور قرآن کا نازل ہونا فجر تک ... ہی حتیٰ مطلع الفجر ... فجر تک جاری رہتا ہے اور قرآن کا اترنا جاری رہا اس لئے قرآن تو میرے بھائیوں و بہنوں کے وحی کے بارے میں دیکھتے ہیں تو وحی تو کسی بھی وقت آ رہی ہے بات سمجھ میں آئی ہے یا؟ دیر میں اس لئے آئے گی یہ بات دیر میں سمجھ میں آئی ہے اب یہ تقریر نہیں ہو رہی یہ سبق ہو رہا ہے جیسے استاد سبق پڑھاتے ہیں یا یوں سمجھ لیجئے کہ باپ بیٹے کی باتیں ہو رہی ہیں ایک باپ اپنے بیٹوں کو سمجھا رہا ہے اب میں کیا سوچنا ہے؟ میں یہ تو سمجھ میں آگیا ناں آپ کے کہ روز کیا ہے؟ روز ایک ایسا عمل ہے کہ جس عمل کرنے سے اللہ مل جاتا ہے اور وہ کیوں مل جاتا ہے اس لئے مل جاتا ہے کہ آدمی اپنے ارادے سے ، اپنی مرضی سے ، اپنی خوشی سے اللہ کے لئے خود کو وقف کر دیتا ہے یعنی ہر چیز چھوڑ دیتا ہے اللہ کے لئے یہ بات سمجھ میں آگئی؟ اب رمضان کا دوسرا پروگرام لیلۃ القدر ہے اب دیکھیں ہم جب اپنی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم رات اور دن میں زندگی گزارتے ہیں پیدا ہونے کے بعد سے مرنے تک رات اور دن سے ہم باہر نہیں نکل سکتے دن بھر آپ مصروف رہتے ہیں کہ ہاں مصروف رہتے ہیں؟ دنیا داری میں دن بھر دنیا داری میں مصروف رہتے ہیں اور رات میں کیا کرتے ہیں؟ کیا کرتے ہیں؟ میں جی؟ سوئے ہیں یعنی یہ دنیا چھوڑ دیتے ہیں جس طرح آپ نے روز میں کھانا چھوڑا ، پینا چھوڑا ، ہر چیز چھوڑی تو اس طرح عام زندگی میں کہ آپ دن بھر دنیا میں لگے رہتے ہیں اور رات کو ... سمجھ میں آئی؟ اب سمجھ میں آئی؟ دن بھر کام کرتے ہیں رات کو کیا کرتے ہیں؟ دنیا چھوڑ دیتے ہیں دنیا نہیں چھوڑیں گے نیند نہیں آئے گی ترک کر دیتے ہیں دنیا کو صبح کو جب اٹھتے ہیں پھر دنیا داری میں مشغول ہو جاتے ہیں رات کو ترک کر کے اگر یہ دونوں رات دن اکٹھے ہو جائیں تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا اس لئے انسان کو آرام بھی تو

چائیں دن بھر کا تھکا ماندہ اب دن میں ہم کیا کرتے ہیں؟ دن میں ہم جتنے
 بھی کام کرتے ہیں اس میں اللہ سے دوری ہوتی ہے ناس روزگار کر رہے ہیں
 اس میں جھوٹ سچ بھی ہو گیا اللہ معاف کرے کوشش سب کرتے ہیں ٹھیک ہے
 لیکن اللہ نہیں ہوتا مطلب یہ سامنے ہونا چاہئے اصولاً لیکن دنیا داری میں
 کہ ہاں آدمی پھنسا رہتا ہے رات کو آٹومیٹک آدمی دنیا سے فارغ ہو جاتا ہے نہ
 کاروبار ہوتا ہے نہ کسی کو وہ گالی دیتا ہے نہ میاں بیوی پر غصہ ہوتا ہے نہ
 بیوی میاں پر غصہ ہوتی ہے وہ دن کو ہوتا ہے سارا کام ہے نہ کھانا کھاتے ہیں
 آپ نہ پانی پیتے ہیں جب بھی کھانا کھائیں گے پانی پئیں گے اٹھ کر کھائیں گے
 نیند سے نیند میں نہ بیکھاتے ٹھیک ہے بھئی؟ اچھا دن میں جب آپ کام کرتے
 ہیں تو آپ ہر قدم پر آپ کے اوپر پابندی ہے مثلاً اب آپ یہاں سے مراقبہ ہال
 تک چلے جائیں تو مراقبہ ہال کا جتنا فاصلہ ہے اس کو چل کر آپ کو جانا پڑے گا
 چاہے آپ کار میں جائیں، سائیکل میں جائیں، پیدل جائیں آپ یہ نہیں کریں گے
 بیٹھ بیٹھ مراقبہ ہال پہنچیں گے اس کا مطلب آپ پابند ہیں کیڑوں کے بھی
 پابند ہیں آپ سو رہے ہیں کوئی آپ کے کیڑے اتار دے آپ کو پتہ ہی نہیں لیکن
 اگر آپ بیدار ہیں ذرا سا کوئی چھیڑے گا اس سے جناب آپ لڑیں گے تو دن کے
 حواس کا مطلب ہوا پابند حواس قید کرنے والا حواس اسٹریس میں بند کرنے
 والا حواس یعنی انسان قیدی کی زندگی گزارتا ہے مثلاً آپ کو یہاں سے لانڈھی
 جانا چاہیے اپنے گھر جائیں گے اپنا اختیار تو آپ استعمال کر رہے ہیں لیکن جس
 زمین پر سے آپ گزر رہے ہیں اس زمین کے اوپر سے گزرتے وقت آپ کو وقت لگانا
 پڑے گا اگر آپ کو لانڈھی جانا ہے یہاں سے بس میں بیٹھیں گے تو آپ کو ایک
 گھنٹہ لگانا ہی لگانا ہے چلو گھنٹہ نہیں آدھا گھنٹہ لگے گا، لیکن لگے گا اب آپ
 رات کو سو گئے آپ نے خواب دیکھا اللہ پاک سب کو حضور پاک کی زیارت
 سے مشرف فرمائے آپ خواب میں مدینہ پہنچ گئے کتنا وقت لگا بھئی؟ کتنا وقت
 لگا؟ ہیں؟ ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ ہم کہہ رہے ہیں بھی نہیں لگا ہم کہہ
 رہے ہیں ایک سیکنڈ لگا ہوگا یقینی بات نہیں ہے ایک سیکنڈ لگا ایسا ہے پلک
 جھپکنا آپ مدینہ پہنچ گئے وہاں جاکر الحمد للہ آپ نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا
 رسول اللہ کے، سلام پڑھا، درود پڑھا اور پھر آپ اپنے وہیں کہہ وہیں موجود
 ہیں گھر میں اس کا کیا مطلب ہوا؟ اس کا مطلب ہوا کہ سونے کی حالت میں
 بھی آدمی ٹریول کرتا ہے سفر کرتا ہے لیکن ٹائم اور اسپیس کی قید نہیں
 ہوتی بس گیا آیا سفر وہ کرتا ہے اچھا آپ کہیں جی سفر نہیں کرتا وہ تو
 سوتا رہتا ہے خیر، بے خبر اگر وہ تو وہ مدینہ کیسے پہنچ گیا؟ امریکہ کیسے
 پہنچ گیا؟ اگر کوئی آدمی سوتا ہے وقت سانپ دیکھ لیتا ہے اور سانپ اس کی طرف
 آتا ہے گھبرا کر اس کی آنکھ کھل جاتی ہے کیا اسے پسینہ آیا نہیں ہوتا؟ دہشت
 نہیں ہوتی اس کے دل میں؟ خوف نہیں ہوتا؟ اگر نیند میں کچھ نہیں دیکھا تو
 خوف کیسے ہوا بھئی؟ پسینہ کیسے آیا؟ حضور قلندر بابا اولیا نے لوح و قلم میں
 ایک مثال دی ہے کہ ہر نوجوان بالغ عورت یا مرد اس بات سے واقف ہے کہ جب

جنسی معاملہ خواب میں ہوتا ہے تو اس کے کپڑے ناپاک ہوجاتے ہیں حالانکہ وجود کسی کا بھی نہیں دونوں میں سے اور بغیر نہائے وہ نماز نہیں پڑھ سکتے تو جب کچھ ہوا ہے نہیں تو غسل کیسے ہوگی بھئی اب ہم یوں کہیں گے روحانی قانون بتاتا ہے کہ انسان ہر وقت دو سڑکوں پر سفر کرتا ہے ایک سڑک بیداری کی اور ایک سڑک خواب کی ہے ، نیند کی ، رات کی اب کیا مطلب ہوا اس کا جب ہم نیند میں ہوتے ہیں یعنی رات کے حواس میں ہوتے ہیں تو ہماری اسپید بڑھ جاتی ہے اور جب ہم بیداری کے حواس میں ہوتے ہیں تو ہماری اسپید کم ہوجاتی ہے کتنی کم ہوجاتی ہے ایک گھنٹہ میں تین میل چلتا ہے آدمی بیداری میں، دن میں جب آدمی پیدل چلتا ہے تو ایک گھنٹہ میں ... اور خواب میں کتنا چلتا ہے ... کوئی اتنا ہی نہیں ہے بیان نہیں کرسکتے آپ تو اب انسان دو زندگیوں میں سفر کر رہا ہے ایک زندگی میں پابند ہے قید اور دوسری زندگی میں قید تو ہے لیکن اسپید کا فرق ہے اسپید کا کوئی انداز نہیں کرسکتا اب اللہ تعالیٰ کہتا ہے ... وما ادرك ما ليلة القدر ... آپ کیا سمجھتے ليلة القدر کیا ہے؟ اس میں رات کا ذکر ہے دن کا کوئی ذکر نہیں ہے سارا رات میں ہی ہے انہیں انزلنا فی ليلة القدر ... ليلة القدر خیر من الف شهر... ليلة القدر کیا ہے؟ ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے اب ایک ہزار مہینے میتیس ہزار دن ہوتے ہیں، تیس ہزار راتیں ہوتی ہیں ٹھیک ہے؟ تو اب ایک رات میں ہزار گھنٹے ہوتے ہیں ایک دن میں ہزار گھنٹے ہوتے ہیں تو پچیس تیا پچھتر تو اس کا مطلب ہے ایک مسلسل وہ رات دن چلتا رہے مسلسل چلتا رہے ، چلتا رہے تو پچیس گھنٹے میں پچھتر میل چلے گا ایک گھنٹہ میں تین میل چلے تو کتنا چلے گا؟ چوبیس کو میں نے پچیس کر لیا پچھتر میل چلے گا وہ اچھا اب ایک آدمی اس رات میں سفر کرتا ہے تیس ہزار دن ، تیس ہزار راتوں کے جتنے گھنٹے ہیں یعنی ساٹھ ہزار وہ ایک رات میں اتنا سفر کرتا ہے تو یہ کوئی صاحب نہیں حساب کتاب والا بندہ کرسکتا ہے کوئی کریں ساٹھ ہزار گنا کردیں اسے پچھتر کو یہ حساب کتاب گھر جاکر بھی کرنا اپنے بچوں کو لیکر بیٹھنا بچوں کا ذہن کھلے گا ہمارے ہاں اس زمانہ میں ایک بہت بری بات ہے ہوگئی ہے کہ والدین بچوں کو وقت نہیں دیتے بچے محروم ہوگئے والدین کی تعلیمات سے اور ان کی محبت سے فرصت ہی نہیں ہے بس ٹفن بنا دو فلانہ کردو بس ارے بھئی استاد استاد ہے باپ باپ ہے باپ جو کچھ بچے کو سمجھا دے گا استاد نہیں سمجھا سکتا استاد کی اپنی ذمہ داری باپ کی اپنی ذمہ داری ہے کتنے ہوئے چار لاکھ ... اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک عام آدمی نہ سادہ آدمی نہ دن کے حواس میں رہتا ہے ہوئے پچھتر میل سفر کیا اسی آدمی نہ ایک رات ایک دن میں چار لاکھ پچاس ہزار میل سفر کیا سفر سے مراد یہ کہ اس کے ذہن کی رفتار بڑھ گئی بالکل اسی طرح جہاز میں بیٹھ جاؤ جہاز میں چلتے ہیں تو ہوائی جہاز میں بیٹھ بغیر آپ کی اسپید بڑھ گئی یعنی اس جسم کے اوپر روحانی سفر غالب ہو گیا روحانی اسپید بڑھ گئی جب کسی بندے کی اسپید چلے

کی، پرواز کرنے کی، اڑنے کی، سوچنے کی، تفکر کرنے کی یا اس کی نظر میں
 وسعت کی حیثیت چار لاکھ پچاس ہزار میل ہوجائے ایک گھنٹہ میتو وہ حضرت
 جبرئیل کو، فرشتوں کو دیکھ لیتا یا اس کو یوں کہ لیں کہ اگر آپ کو
 حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات کرنی ہے اللہ کے فرشتوں کو دیکھنا
 تو آپ کو ایک گھنٹہ میں تین میل کی رفتار کو بڑھا کر چار لاکھ پچاس ہزار
 میل کرنا ہوگا یہ روحانیت کے روحانی لوگ اسپید ہی بڑھا لیتے ہیں آپ نہ سنا
 ہوگا ناں حضرت خواجہ غریب نواز اٹھارہ سال کی عمر میں اپنے پیر و مرشد
 خواجہ عثمان ارونی سے بیعت ہوئے چالیس سال تک خانقاہ کا پانی بہرتے
 رہے خانقاہ کی جیسے خیر اب تو خانقاہی نظام نہیں ہے ہم نے کوشش کی
 ہے مراقبہ مال بنانے کی دعا کریں اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ کریں اور جو مقاصد
 ہیں وہ حاصل ہوں چالیس سال کے بعد انہوں نے کہا کہ میں کیا کرتے ہو؟
 انہوں نے کہا کہ حضور خانقاہ کا پانی بہرتا ہوں کہ اچھا اب ہمارے پاس اگر
 بیٹھا کرو اس کا مطلب ہے بائیس سال میں انہوں نے پاس بیٹھنے کی اجازت دی
 تھی کتنی اور کتنے... تھے بھائی وہ تو اب وہ خواجہ غریب نواز کو کوئی
 دیکھتا ہے مراقبہ میں، کیفیات میں ایک دفعہ مجھے بھی ان کی زیارت ہوئی
 انہوں نے کہا میری کمر دیکھو میں نے پیچھے جاکر دیکھا تو اتنا بڑا نشان پڑا ہوا
 تھا میں نے کہا یہ کیا ہوا کہ نہ لگے جو پانی بہرتا تھا اس کا نشان ہے بائیس
 سال کے بعد کچھ سمجھایا، کچھ پڑھایا پکے تو ہو گئے تھے پانی بہرتے بہرتے تو
 انہوں نے ان کے پیر و مرشد نے فرمایا معین الدین! کیا دیکھتا ہے؟ انہوں نے کہا
 حضور ان دونوں انگلیوں کے درمیان اٹھارہ ہزار عالمین دیکھتا ہوں وسعت پیدا
 ہو گئی کون سی وسعت؟ چار لاکھ پچاس ہزار میل والی لیلۃ القدر کیا ہے؟
 لیلۃ القدر یہ ہے اس میانسان کی پرواز کی رفتار چار لاکھ پچاس ہزار میل فی
 گھنٹہ ہوجاتی ہے لیلۃ القدر اور کہ جس کی اسپید سے انسان
 فرشتوں کو دیکھتا ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھتا ہے آپ کو میں
 نے دو باتیں سمجھائیں ایک شب قدر کی بات اور ایک روز کی بات باتیں تو اتنی
 ہیں کہ ختم ہی نہیں ہوگی یہ آپ بتائیں، آپ لوگ باتھ اٹھائیں کون کون
 سمجھا؟ آپ لوگوں کے پاس ابھی ... اب فارغ ہو گئے ... کل چھٹی ہے کوئی؟
 ہیں؟ جانا تو نہیں ہے؟ اچھا اب دیکھیں میں نے شیخ چلی کی کہانی پڑھی تھی
 انہوں نے کہا جی ہاں مجھے جمع جمع ہو گیا لوگوں نے کہا کہ انہیں شیخ چلی
 صاحب کو بلانا چاہیے ... ملا نصیر الدین کو بلانا چاہیے وہ اگر تقریر نہیں کرنا
 چاہتے تھے ہر حال زبردستی لوگ اسٹیج پر لائے لوگ بہت تھے تو انہوں نے
 کہا بھائیوں السلام علیکم کہہ دو علیکم السلام کہ میں جو کچھ کہنا چاہتا
 ہوں آپ لوگ جانتے ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں تو نہیں جانتے تو کہ نہ لگے تم
 جیسے بے وقوف لوگ جو کچھ نہیں جانتے بات کرنے کی کیا ضرورت ہے لوگوں
 نے کہا یہ تو ملا جی صاف بچ گئے لوگوں نے یہ کہا کہ اب ہم سب یہ کہیں گے
 کہ ہم جانتے ہیں پھر کچھ بولیں گے تقریر کریں گے تو انہوں نے کہا بھائیوں

السلام علیکم میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں آپ جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں جی
 ہم جانتے ہیں تو کہنے لگے تم جانتے ہو تو تم سے بات کرنے کی کیا ضرورت ہے
 لوگوں نے کہا بھئی یہ تو بہت تیز ہیں بھئی... پھر لوگوں نے صلاح کیا آپس میں
 جلدی جلدی کہ اب آدھ لوگ یہ کہیں گے ہم جانتے ہیں، آدھ لوگ کہیں گے ہم
 نہیں جانتے وہ پھر آئے پھر انہوں نے سلام دعا کے بعد کہا بھائیو جو کچھ میں کہنا
 چاہتا ہوں کیا آپ جانتے ہیں؟ آدھ نے کہا ہم جانتے ہیں، آدھ نے کہا ہم نہیں
 جانتے ہیں تو انہوں نے کہا لو بھئی مسئلہ ہی حل ہو گیا جو جانتے ہیں وہ
 انہیں بتادیں جو نہیں جانتے تو میں بھی یہ چاہ رہا ہوں اس مجلس کے بعد
 تھوڑے تھوڑے ٹکڑوں میں آپ بیٹھیں پندرہ پندرہ بیس بیس کا جگہ بہت ہے الحمد
 للہ جو سمجھ گیا وہ سمجھاؤ جو نہیں سمجھا وہ سمجھائیں اس میں ایک
 گھنٹہ لگ جائے گا آپ کو ایک گھنٹہ میں انشاء اللہ آپ کا سونہ کا ہو تو
 سوچنا لیکن اس سے نیند اڑ جائے گی انشاء اللہ جنہوں نے ہاتھ اٹھایا وہ
 کہیں گے ہم اتنا جانتے ہیں اور جنہوں نے ہاتھ نہیں اٹھایا وہ کہیں گے ہم تو
 سبھی کچھ جانتے ہیں سب سمجھیں گے ہم کچھ نہیں جانتے قرآن کریم ایک
 ایسی کتاب ہے کہ اس کے ایک ایک لفظ میں حکمت ہے ایک ایک نقطہ میں
 حکمت ہے نور ہے اللہ کا اللہ کا کلام اللہ اللہ خود نور ہے تو اللہ کا کلام بھی
 نور ہے آج مسلمان کی جو بری حالت ہے ساری دنیا میں ذلیل و خوار ہے اس
 کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان قرآن تو پڑھتا ہے سمجھتا نہیں اس میں غور
 نہیں کرتا تفکر نہیں کرتا ہمارے اسلاف، ہمارے بزرگ مسلمان ساری دنیا پر
 حکمران تھے سب کو پتہ ہے تاریخ بتاتی ہے امریکہ کی طرح ان کا اقتدار تھا
 ساری دنیا میں کیوں تھا؟ اسلام تو وہی ہے نماز میں کوئی تبدیلی نہیں آئی حج
 میں کوئی تبدیلی نہیں آئی روزے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی قرآن کا کوئی لفظ
 نہیں بدلا تو پھر ہم کیوں ذلیل و خوار ہو گئے؟ اس کی وجہ یہ ہے میرے بھائیو،
 میرے بچو کہ ہمارے اسلاف قرآن کو پڑھ کر سمجھتے تھے ہم خالی پڑھتے ہیں
 ہم ثواب کے لئے پڑھتے ہیں وہاں ثواب ملے گا ٹھیک ہے وہاں ثواب ملے گا یاں
 تو ذلت و خواری ہی ملے گی جب یہاں عزت و وقار ملے گا تو وہاں بھی عزت و
 وقار ملے گا تو قرآن ضرور پڑھتے رہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے ترجمہ کے
 ساتھ پڑھیں اور اللہ کے لئے ضرور وقت نکالیں قرآن پڑھنے کے لئے جب ہم
 ایک مہینہ اللہ کے لئے بھوکے رہ سکتے ہیں کیوں بھئی جب ہم اللہ کے لئے ایک
 مہینہ نیند ترک کر سکتے ہیں جب ہم ایک مہینہ اپنی دنیاوی ضروریات کو
 معدوم کر سکتے ہیں تو اللہ کے لئے ایک آدھا گھنٹہ ہم نہیں نکال سکتے روز؟ اب
 کل کیا ہوگا کسی کو پتہ نہیں لیکن ہوتا یہی ہے جب تھوڑے سے جب ہم کوئی
 کام شروع کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت ڈالتا ہے اور بڑھتا چلا جاتا
 ہے، بڑھتا چلا جاتا ہے، بڑھتا چلا جاتا ہے میں یہ نہیں سوچنا کہ کوئی کرے
 میں یہ کرنا ہے کہ ہم کام کریں گے ہم کریں گے کوئی کرے نہ کرے جب ہر
 آدمی یہ کہے گا ہم کام کریں گے جب بات بن جائے گی مسلمان کے مرد جسم

میں خون دوڑ جائے گا ایک بات قرآن کے صریحاً خلاف یہ کہ اللہ تعالیٰ کبھی یہ نہیں چاہتا کہ آپس میں فرقہ بندی ہو۔ دیوبندی، بریلوی، وابی، یہ وہ سب ٹھیک کہ سب اپنی جگہ ہوں گے لیکن اللہ اس کی مخالفت کرتا ہے۔۔۔ اعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔۔۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ اللہ کی رسی کو متحد ہو کر جمع ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو۔ متحد اور جمع کا کیا مطلب ہے بھئی اگر آپس میں اختلاف ہوگا متحد ہو سکتے ہیں؟ متحد ہو کر جمع ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو۔ ولا تفرقوا۔۔۔ اور تفرقہ میں نہ پڑ جاؤ۔ اس لئے کہ جب تم تفرقوں میں پڑ جاؤ گے قرآن کہتا ہے جب تم تفرقوں میں بٹ جاؤ گے تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی دشمن تمہیں تھوڑا تھوڑا کر کے مار دیگا کھاجائے گا ایک ارب مسلمان اور ایک ارب مسلمان مکمل ایک فوج ہے لیکن کچھ بھی نہیں ہے ٹکڑ ٹکڑ کر دئے دشمنوں نے تھوڑا تھوڑا مار رہے ہیں کھارہے ہیں تھوڑا تھوڑا مار رہے ہیں کھارہے ہیں کھارہے ہیں تھوڑا تھوڑا مار رہے ہیں کھارہے ہیں پڑھتے ہیں، باندھ کے پڑھتے ہیں وہ ان سے اچھے ہیں جو نماز نہیں پڑھتے ہیں ہماری صورت یہ کہ ایک نمازی دوسرے نمازی کو قتل کر رہا ہے مار رہا ہے کیسے اتحاد ہوگا؟ کیسے اللہ کا دین پھیلے گا؟ کس طرح ہم رسول اللہ کی مشن کی خدمت کر سکتے ہیں؟ تفرقوں میں نہیں پڑنا ہے بس آپ دیوبندی ہیں دیوبندی رہیں بریلویوں کو برا نہ کہیں بریلوی اچھے ہیں تو اچھے رہیں دیوبندیوں کو برا نہ کہیں اب یہ کون اچھا ہے کون برا ہے بھائی یہ تو پٹارا ہے یہ تو مرزہ کے بعد ہی پتہ چلے گا کون اچھا ہے کسی کو پتہ نہیں دیوبندی اچھا ہے کسی کو پتہ نہیں بریلوی اچھا ہے کسی کو پتہ نہیں اہل حدیث اچھے ہیں ہمارے لئے سب اچھے ہیں میں اچھا بننا ہے جب ہم دوسروں کی برائیاں ڈھونڈیں گے تو ہماری اچھائیاں خود بخود ختم ہوتی چلی جائیں گی اس لئے کہ ایک آدمی جارہا ہے کیچڑ سے پڑا ہوا اس میں تعفن ہے آپ کہیں گے ہو نہیں آئے گی آپ اس کولکڑی لے کر کریدنا شروع کر دیں کیا ہوگا؟ کیا ہوگا؟ بدبو آئے گی ناں آپ کو کیا ضرورت ہے کریدنے کی بھئی سفر سے گزر جاؤ اپنا کام سیدھا کرو قرآن پڑھو قرآن سے رہنمائی حاصل کرو اور کوئی ایسی بات ہی نہیں ہے مذہب کے بارے میں جس کے بارے میں آپ کو بڑی مجبوری ہو کہ کسی فرقہ میں ہی جائیں بھئی کون نہیں جانتا جھوٹ بولنا گناہ ہے کون نہیں جانتا کہ خیانت کرنا اچھی بات نہیں برا ہے کون نہیں جانتا کہ بھائی کا حق نہ مارو یہی مذہب ہے ناں کون نہیں جانتا کہ نماز فرض ہے پانچ وقت کی کس کو نہیں پتہ کہ نماز میں اتنی رکعتیں ہوتی ہیں نماز میں اتنی، عشاء میں اتنی، سب کو پتہ ہے کون نہیں جانتا پاکی ناپاکی کیا ہے جتنے بھی مسلمان ہستو کیوں آپ فرقوں میں پڑے ہیں بھئی؟ بس سیدھے سیدھے اپنی محنت مزدوری کرو اور اپنے بچوں کے حقوق پورے کرو اللہ کے جو حقوق ہیں اللہ کے حقوق پورے کرو اور اللہ کے حقوق پورے کرو اللہ کے جو حقوق ہیں وہ حقوق پورے کرو وہ یہ

کہ جھوٹ نہ بولو، کسی کو اذیت نہ دو، کسی کی دل آزاری نہ کرو۔ محنت
 مزدوری کوشش کرو کہ صحیح روزی ہو رزق حلال ہو اس میں کیا ضرورت ہے
 کسی کی رہنمائی کی؟ کیوں بھئی؟ اچھا مسئلہ مسائل کا معاملہ ہے
 مسئلہ مسائل تو کبھی کبھی پیش آتے ہیں چلو مسئلہ مسائل پوچھ لو بھئی
 اب نکاح کا معاملہ ہے ایک آدمی کہتا ہے تین دفعہ طلاق دے دو بس طلاق
 ہوگئی دوسرا کہتا ہے نہیں تین دفعہ تو وقف وقف سے طلاق ہے قرآن بتاتا ہے
 عجیب ایک ایک آدمی کہتا ہے تین طلاقیں تین مہینہ میں ہونی چاہئیں یعنی نو
 مہینہ میں طلاق ہوتی ہے جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں صاحب ایک دو تین
 بس طلاق ہوگئی مجھے اتفاق ہوا گواہ کی حیثیت سے جائزہ میں نہ پوچھا
 حضرت یہ امام شافعی جو ہیں یہ بھی قرآن کے مطابق کہہ رہے ہیں حدیث کے
 مطابق کہہ رہے ہیں آپ بھی قرآن کے مطابق ہی کہہ رہے ہیں تو جب ہمیں
 امام شافعی کے ہاں سہولت مل رہی ہے ایک گھر برباد ہونے سے بچ رہا ہے
 دو خاندانوں کا اختلاف ختم ہو رہا ہے بچہ یتیم اور یرسیر اور محرومی سے بچ
 رہے ہیں تو اگر امام شافعی کے ہاں ہمیں سہولت ہے تو ہم اس کیوں نہ اختیار
 کریں کہ لگے آپ شافعی ہوجائیں حنفی نہ رہیں یعنی اسلام حنفی، شافعی،
 دیوبندی، بریلوی اور جناب پنجابی، پٹھان، سندھی یہ سب ہوا جب ہم اس
 طرح تقسیم ہوجائیں گے بٹ جائیں گے تو دشمن کیا ہمیں کھا نہیں جائے گا؟
 کیوں نہیں کھائے گا؟ تو یہ تفرقہ جو ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں اور پوری قوم
 کو اس سے نجات عطا فرمائے بس جو بھی کہے اللہ نہ دستور قرآن میں ہے
 قرآن پڑھیں اور سیدھے سیدھے مسئلہ تو سب کو پتہ ہے اس میں کوئی
 ضرورت نہیں کسی اختلاف میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے ایک تو یہ کام کرنا ہے
 کہ فرقوں سے بچنا ہے نہیں بچ سکتے، خاندانی اعتبار سے بھی باتیں ہوتی ہیں
 بھائی کسی کو برا نہ کہو برا وہ کہہ سکتا ہے جو خود اچھا ہوجائے اور جب ہم
 اپنے اندر جھانکیں گے ہمیں تو اپنے اندر ہزاروں برائیاں نظر آئیں گی جسم چھلنی
 نظر آتا ہے چھید ہے چھید ہے مارے اندر اپنے چھید پتے ہیں دوسروں کے چھید
 دیکھنے جارہے ہیں اپنی اصلاح کرتے ہیں دوسروں کی اصلاح کی فکر ہے اپنی
 اپنی اصلاح تو کرلو بھئی اور دوسرے یہ کہے اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اللہ کا
 پیغام بہت پیار سے، محبت سے، عاجزی انکساری سے لوگوں تک پہنچاؤ اور وہ
 یہ کہے سارے حضور کے امتی سب بھائی بھائی کوئی چھوٹا بڑا نہیں کوئی بڑا
 اللہ کے نزدیک وہ ہے جو متقی اور پرہیزگار ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط
 مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی روحانی صلاحیتوں کو
 بیدار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اب دیکھئے شب قدر کے بارے میں اور رمضان
 شریف کے بارے میں یہ جو آپ نے تھوڑی سی تشریح سنی اس کا بھی ایک روحانی
 پہلو ہے جب آپ روحانیت کی طرف سفر کریں گے تو اور بہت سارے اللہ تعالیٰ
 کے رموز و نکات آپ پر واضح ہوں گے آپ کوشش کریں کہ ایسے اساتذہ تلاش
 کریں جو آپ کو روحانیت سکھائیں روحانیت، نماز آپ پڑھتے ہیں سیاسی کے بدلے میں

آپ میں ذہنی بالیدگی پیدا ہوتی ہے روز رکھتے ہیں جسم کے لئے روز تھوڑی رکھتے ہیں جسم تو بوڑھا ہوجاتا ہے روز رکھتے سہے لیکن روح طاقت ور ہوجاتی ہے کیوں؟ اس لئے کہ آپ سراپا اللہ کے ساتھ آپ کا رابطہ ہوجاتا ہے وابستگی ہوجاتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے روحانی اسکول ضرور تلاش کریں اور اس میں اپنا داخلہ لیں کچھ کرلیں یہ بھی سیکھیں اور اس کے بعد گروپ بنا کے خواتین بھی اور مرد بھی اس پر ڈسکس کرنا ہے ایک تو اسپید ہے ساٹھ ہزار گنا اسپید ہے اور روز کی جزا اللہ نے جو کہ میں ہوں اس کے پیچھے اللہ کی کیا حکمت ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہے و اعوذ باللہ... بسم اللہ... تین مرتبہ سورۃ الاخلاص... سورۃ الفاتحہ... درود ابراہیمی... دعا اختتام
